خطبات
آل انڈیا سنی کانفرنس
۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۶ء
محمد جلال الدین قادری
مکتبہ رضویہ گجرات

میثم قادری

خطبات

آل انڈیا سُنّی کانفرنس

سنہ ۱۹۲۵ء ـــ تا ـــ سنہ ۱۹۴۷ء

دو قومی نظریہ اور تحریکِ پاکستان میں عُلمائے اہلِ سُنّت کے اجتماعی کردار کی تاریخی دستاویز،

محمّد جلال الدّین قادری

مکتبہ رضویّہ ○ گجرات

کتاب ———— خطباتِ آل انڈیا سُنّی کانفرنس

مرتب ———— محمد جلال الدین قادری

کتابت ———— سعید احمد

پروسس ———— حافظ پروسس، چوک انارکلی، لاہور

صفحات ———— ۳۴۸

طباعت بار اوّل ———— شوال المکرم ۱۳۹۸ھ، ستمبر ۱۹۷۸ء

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— مکتبہ رضویہ، گجرات

مطبع ———— پرنٹکس، دربار مارکیٹ، لاہور

قیمت ———— ۲۱ روپے

ملنے کا پتا

۱ مکتبہ رضویہ، ریلوے روڈ۔ گجرات

۲ شرکت حنفیہ (لمیٹڈ) گنج بخش روڈ۔ لاہور

۳ رضا پبلی کیشنز، مین بازار داتا صاحب۔ لاہور

۴ عظیم پبلی کیشنز، پوسٹ بکس نمبر ۱۹۹۶، لاہور

فہرست

میں میرے متعدد کرم فرماؤں کے تعاون اور حوصلہ افزائی کا مرہونِ منت ہے۔ اس سلسلہ میں مکرمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور کی راہنمائی مجھے منزلِ مقصود تک لے آئی۔ مواد کی فراہمی میں حکیم صاحب موصوف کی کوششیں سب سے زیادہ ہیں۔ اسی سلسلہ میں محترم پروفیسر محمد ایوب قادری، ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مولانا الحاج پیر غلام قادر اشرفی، مولانا غلام محمد سہروردی، مولانا محمد فاروق ورگاہی، گجراتی، جناب سید نور محمد قادری، محترمہ بیگم پروین آف مانکی شریف، جناب محمد صادق قصوری، مولانا مظفر اقبال رضوی، مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا حافظ محمد عبد الکریم قادری (ملفت گنج، بنگلہ دیش) کا تعاون ہمت افزا ہے۔ عزیزی الکرم مفتی محمد علیم الدین، مولانا محمد عالم نقشبندی، مولانا صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی، جناب محمد رفیق خاں، مولانا غلام محی الدین اور جناب مختار احمد منہاس کے مفید مشورے میرے لئے مفید ثابت ہوئے، اور اس سلسلے میں عزیزی ظفر اقبال نیازی کا تعاون بھی ایک نادر اور قابلِ ذکر مثال ہے۔ جملہ اراکین، مرکزی مجلس رضا کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے، اس لئے کہ اہلِ سُنّت کے فاضل نوجوانوں کو تالیف و تصنیف کے میدان میں کھڑا کرنے کا سہرا اسی فعال ادارے کے سر بندھتا ہے۔

مَیں اپنے تمام کرم فرماؤں کے پُرخلوص جذبات کے لئے شکریہ کے رسمی الفاظ میں ادا کرنے کی جسارت بھی نہیں کر سکتا۔ ربّ العزت کی بارگاہِ عالیہ میں دُعا ہے کہ وہ ان کی مساعئ جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

اِس کتاب میں شامل مواد زیادہ تر "دبدبۂ سکندری" رام پور سے لیا گیا ہے۔ اس پرچہ کو تحریکِ پاکستان کے دور میں خصوصی اہمیت حاصل تھی یہاں تک کہ اس کی ملّی خدمات سے متاثر ہوکر مولانا ظفر علی خاں صاحب نے یہ شعر کہا تھا ؎

جس نے سکھائی ہے ہمیں رسمِ رہِ قلندری
ہے وہ صحیفۂ مبیں دبدبۂ سکندری [1]

مُحمّد جلال الدّین قادری عفی عنہ
سرائے عالم گیر
یکم شعبان ۱۳۹۸ھ، ۷ جولائی ۷۸ء

---

[1] دبدبۂ سکندری شمارہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۶ء ص ۸

پاکستان اور سُنّی علماء و مشائخ

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ برصغیر کی مسلم آبادی کا اسّی فیصد اہل سنّت و جماعت پر مشتمل ہے اور جب کبھی بھی اسلام کے خلاف سازش کی گئی۔ سُنّی علماء و مشائخ نے اس کا مقابلہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھا۔ سن ستاون کی جنگ آزادی شروع سے آخر تک علماء و مشائخ کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ اس جنگ میں علماء و مشائخ اہلِ سنت کے فتویٰ جہاد نے وہ کام کیا، جو بڑی بڑی عسکری قوتوں سے ناممکن تھا۔ اسیر جزیرہ انڈمان مولانا فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا کفایت علی کافی شہید مرادآبادی، مولانا سید احمد اللہ شہید مدراسی، مولانا فیض احمد عثمانی، مولانا وہاج الدین مرادآبادی، مولانا رسول بخش کاکوروی، مفتی صدر الدین دہلوی علیہم الرحمۃ والرضوان اور ان کے احباب و تلامذہ اکابر سُنّی علمائے ربانیین فرنگی سامراج [illegible] ئے۔ اسلام کے تحفظ کے لئے جان عزیز کی بازی لگا کر شمع حریت کو ابدی تابانی بخشی ——— اور انگریز کے خلاف "سب سے پہلی تحریک آزادی" کا سنگ بنیاد رکھا، جو تاریخ میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے نام سے مشہور ہے۔ آزادی کی یہ جنگ سُنّی علماء و مشائخ کے جذبہ اسلامی اور خدمت دینی کا ایک روشن باب ہے۔ بعد میں رونما ہونے والی تمام تحاریک کو اسی تحریک آزادی کے سلسلہ کی کڑیاں اور جذبہ حریت کے اس عظیم مینار